

باب 1: عالمی اور ملکی مجموعی مالی صورت حال

2020ء میں تاریخی نقصانات کا سامنا کرنے کے بعد، عالمی معیشت کو COVID-19 وبائی امراض کے تناظر میں غیر یقینی صورت حال اور بحالی کے متضاد امکانات کا سامنا ہے۔ حفاظتی ٹیکے لگائے جانے کے عمل میں تیزی کے ساتھ ترقی یافتہ معیشتوں میں نمو مضبوطی سے بحال ہونے کا امکان ہے جبکہ وبائی بیماری ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی معیشتوں میں کچھ عرصے کے لیے معاشی سرگرمیوں میں خلل ڈال سکتی ہے۔ اگرچہ اجناس کی قیمتیں وبائی مرض سے پہلے کی سطح پر ابھی تک بحال ہو چکی ہیں، لیکن مہنگائی کا دباؤ ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بھی کم ہے۔ مخالف گردش زری اور مالیاتی پالیسیوں کے جارحانہ استعمال نے بحران اور معاشی بحالی میں مدد کی ہے جبکہ مرکزی بینکوں کے اقدامات سے منفی اقتصادی اثرات پر قابو پانے اور مالی استحکام کو برقرار رکھنے میں معاونت ملی ہے۔ تاہم جدید اور ابھرتی ہوئی دونوں منڈیوں میں مالیاتی خسارے اور عوامی قرضوں میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا ہے۔

ملکی سطح پر وبا کے اثرات اور اس سے منسلک روک تھام کے اقدامات نے معاشی سرگرمیوں کو کافی نقصان پہنچایا اور معاشی نتائج کو کم سے کم کرنے کے لیے جاری استحکام پروگرام کی پالیسی کی تشکیل نو کا راستہ دکھایا۔ دانشمندی پر مبنی اور درست ہدفی امدادی اقدامات کے نتیجے میں اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی آئی، مالیاتی خسارہ مخالف گردش زری کے باوجود قابو میں رہا، جاری کھاتے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں نمایاں بہتری آئی، شرح مبادلہ مستحکم رفتار پر چلتی رہی اور بینکاری شعبہ منافع بخش ہونے کے ساتھ لچکدار رہا۔ تاہم مہنگائی بنیادی طور پر غذا کے رسدی دھچکوں کی وجہ سے بلند رہی جبکہ نجی شعبے کے قرضے کی شرح طلب اور رسد کے عوامل کی وجہ سے کم رہی۔

عالمی پیش رفتیں

کووڈ 19 کی وبا کے باعث عالمی برادری کو بے پناہ انسانی اور معاشی نقصانات اٹھانے پڑے۔۔۔

کورونا وائرس سے، جو کیلنڈر سال 20ء کے آغاز میں سامنے آیا، پیدا ہونے والے عالمی صحت بحران کے باعث عالمی برادری کو ابھی تک تاریخی انسانی، معاشی اور سماجی نقصانات کا سامنا ہے۔ 39 لاکھ سے زائد لوگ جان سے جا چکے ہیں جبکہ معاشی نتائج کو کم کرنے کے لیے حکام کی جانب سے بے پناہ مخالف گردش زری معاشی امدادی اقدامات کے باوجود عالمی معیشت وبا سے نمٹنے کے لیے نقل و حرکت پر پابندیوں، لاک ڈاؤن اور کاروباری سرگرمیوں کی بندش کی وجہ سے 3.3 فیصد سکڑ گئی (جدول 1.1)۔⁸ یہ سکڑاؤ وبا کے شروع ہونے سے پہلے کیلنڈر سال 20ء کی 3.3 فیصد کی شرح نمو کی تخمین شدہ پیش گوئی سے 6.6 فیصدی درجے نیچے رہا۔⁹

۔۔ اور اس کے ہمراہ معاشی نقصانات ہوئے اور اندرون ملک اور ممالک کے درمیان آمدنی میں تفاوت بڑھ گیا

اس بحران کی مخصوص نوعیت کی وجہ سے جس میں ان شعبوں کو نقصان ہوتا ہے جہاں انسانی رابطہ بہت زیادہ ہوتا ہے، یومیہ اجرت والوں، غیر رسمی شعبے اور تارکین وطن کارکن کے روزگار کے امکانات غیر متناسب طور پر متاثر ہوئے۔ نتیجے کے طور پر تقریباً 95 ملین افراد انتہائی غربت کے نشانی سے نیچے جا چکے ہیں جو کیلنڈر سال 20ء کے دوران دو

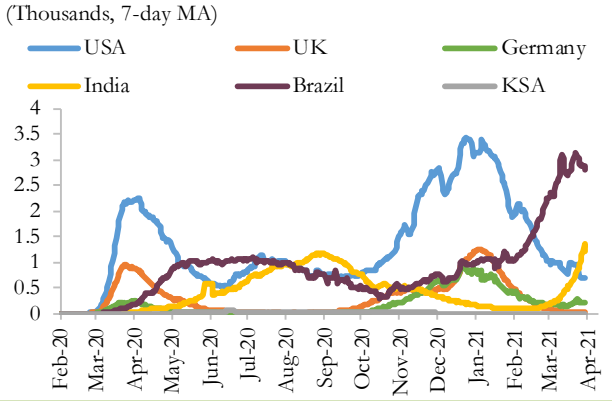
جدول 1.1: حقیقی معیشت: حقیقی جی ڈی پی (موم) (بصیر)	2022ء*	2021ء*	2020ء	2019ء	
دینا	4.40	6.00	-3.30	2.80	
ترقی یافتہ معیشت	3.60	5.10	-4.70	1.60	
ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک	5.00	6.70	-2.20	3.60	
ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک۔ ایشیا	6.00	8.60	-1.00	5.30	
امریکہ	3.50	6.40	-3.50	2.20	
یورپ کا علاقہ	3.80	4.40	-6.60	1.30	
برطانیہ	5.10	5.30	-9.90	1.40	
جاپان	2.50	3.30	-4.80	0.30	
ارجنٹائن	2.50	5.80	10.00	-2.10	
چین	5.60	8.40	2.30	5.80	
ترکی	3.50	6.00	1.80	0.90	
بھارت	6.90	12.50	-8.0	4.00	
روس	3.80	3.80	-3.10	2.00	
سعودی	4.00	2.90	-4.10	0.30	
متحدہ عرب امارات	2.60	3.10	-5.90	1.70	
پاکستان	4.00	1.50	-0.40	1.90	

ماخذ: آئی ایم ایف کے عالمی معاشی امکانات، اپریل 2021ء
* پیش گوئیاں

⁹ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ۔ (2021ء)۔ عالمی اقتصادی امکانات اپڈیٹ: بے یقینی کا شکار استحکام پروگرام، کمزور بحالی؟
واشنگٹن، جنوری۔

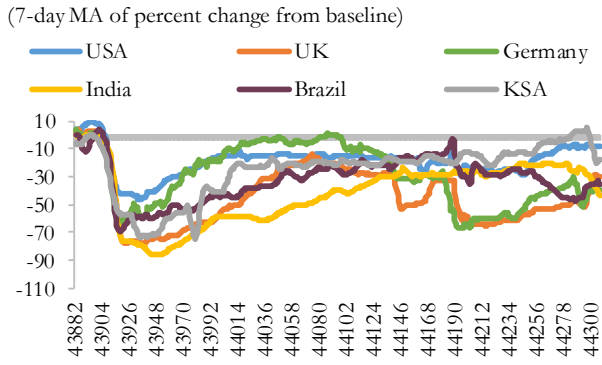
⁸ مخالف گردش زری ریلیف اقدامات کی عدم موجودگی میں پیدا ہوا واری نقصانات تین گنا زیادہ ہو سکتے تھے۔ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ۔ (2021ء)۔ عالمی اقتصادی امکانات: مختلف معاشی بحالیوں کا انتظام۔ واشنگٹن، اپریل۔

چارٹ 1.2 الف: یومیہ نئی اموات



Source: Databub

چارٹ 1.2 ب: خوردہ اور نقل و حرکت میں تبدیلی

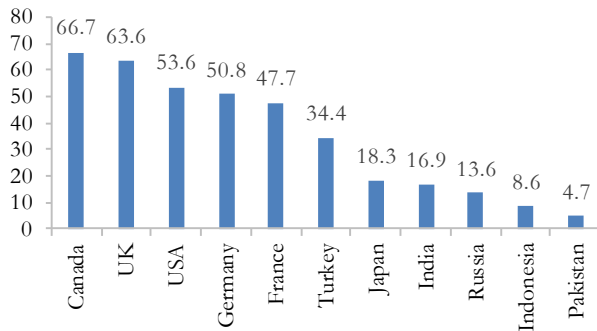


Source: Google COVID-19 Community Mobility Reports

اس حوالے سے واضح فرق موجود ہے (چارٹ 1.3)۔ کووڈ 19 کی ویکسینوں کی خریداری کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جون 2021ء تک ترقی یافتہ معیشتوں میں تمام آبادی کو حفاظتی ٹیکے لگ جائیں گے، جبکہ بیشتر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کو اس پیمانے پر ٹیکے لگانے کے لیے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔¹²

چارٹ 1.3: ویکسین شدہ آبادی کا حصہ - 21 جون 2021ء

(Percent of total population)



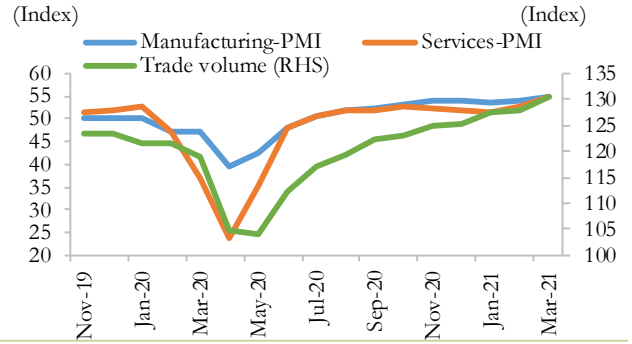
Source: ourworldindata.org

برقی آلات کی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

¹² مارچ 2021ء کے اختتام تک جی 20 ترقی یافتہ معیشتوں (16 فیصد)، جی 20 ابھرتی معیشتوں (2 فیصد)، غیر جی 20

ڈالر یومیہ ہے جبکہ آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے۔¹⁰ اندرون ملک آمدنی میں عدم مساوات میں اضافے کے علاوہ خدشہ ہے کہ وبا ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں کم ہوتے ہوئے فرق کی رفتار میں خلل ڈالے گی جس کا سبب ویکسین کی دستیابی میں تفاوت ہے اور جس کے نتیجے میں انسانی صحت اور اقتصادی سرگرمیوں پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

چارٹ 1.1: عالمی بلند عدد کے حامل معاشی اظہاریے



Source: Bloomberg and CPB Netherlands Bureau of Economic Policy Analysis

Note: PMI= Purchasing Manager Index

کیلنڈر سال 20ء کی دوسری ششماہی میں معاشی بحالی کے بعد وائرس کی دوسری لہر آئی۔۔۔

مارچ 2020ء میں کووڈ 19 کو عالمی وبا قرار دیے جانے کے بعد دنیا کے تقریباً تمام ممالک نے اس کی روک تھام کے اقدامات کیے۔ اپریل 2020ء میں جب یہ پابندیاں اپنے نقطہ عروج پر تھیں تو ان سے ایشیا سازی، خدمات اور خرید و فروخت کے شعبے خاصے متاثر ہوئے۔ کیلنڈر سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں پابندیوں میں بتدریج نرمی دیکھی گئی جس کے نتیجے میں کیلنڈر سال 20ء کی دوسری ششماہی میں معاشی سرگرمی بحال ہوئی (چارٹ 1.1)۔¹¹ تاہم لاک ڈاؤن کے بتدریج ختم ہونے کے بعد کیلنڈر سال 20ء کے آخر میں وبا کی نئی لہریں آئیں جن کے باعث بیشتر ممالک میں پھر پابندیاں لگادی گئیں (چارٹ 1.2 الف اور ب)۔

ترقی یافتہ معیشتوں میں کووڈ 19 کی ویکسینوں سے احساسات بہتر ہوئے جبکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کو ابھی تک بلند غیر یقینی کیفیت کا سامنا ہے۔۔۔

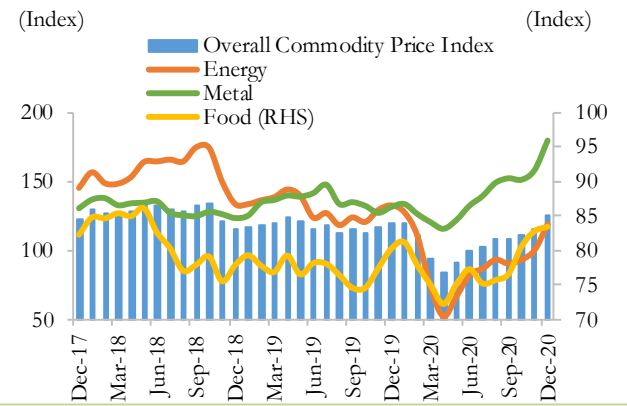
کیلنڈر سال 20ء کے اواخر میں کووڈ 19 کی ویکسین آنے کے بعد غیر یقینی کی سطح کم ہو گئی جس سے معاشی بحالی کے امکانات بڑھ گئے۔ تاہم بحالی کے حقیقت بننے کے امکانات کا دار و مدار ٹیکوں کی دستیابی پر ہے جبکہ امیر اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان

¹⁰ عالمی اقتصادی امکانات: مختلف معاشی بحالیوں کا انتظام۔ واٹسٹن، اپریل۔

¹¹ سرگرمی کی بحالی کو بنیادی طور پر پابند صارفین کی ایشیا کی مضبوط طلب، کاروں اور گھر سے کام کے انتظامات سے متعلق

میں خاصی نرمی آئی جس کا بڑا سبب کمزور طلبی حالات تھے۔ مثال کے طور پر اپریل 2020ء میں جب بحران عروج پر تھا تو تیل کی عالمی قیمتیں 21.04 ڈالر فی بیرل کی تاریخی پست ترین سطح تک پہنچ گئیں۔ تاہم لاک ڈاؤن میں نرمی ہوئی تو اپریل 2020ء میں اجناس کی قیمتوں میں وسیع پیمانے پر نمایاں بحالی دکھائی دی (چارٹ 1.4)۔ لاک ڈاؤن میں نرمی اور اوپیک پلس کی جانب سے پیداوار میں کٹوتی کے بعد تیل کی قیمتیں تیزی سے بحال ہوئیں۔ مستقبل کی مارکیٹس کی بنیاد پر تیل کی اوسط قیمتوں کی پیش گوئی یہ ہے کہ یہ کیلنڈر سال 22ء تک 59-55 ڈالر فی بیرل کی حدود میں رہیں گی۔

چارٹ 1.4: اجناس کی قیمتیں



Source: Bloomberg and IMF

عالمی غذائی قیمتوں کا اشاریہ بھی کافی بڑھ گیا اور مارچ 2020ء سے فروری 2021ء کے دوران اس میں 20.90 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کیلنڈر سال 20ء کی دوسری ششماہی کے دوران گندم، مکئی، سویا بین اور پام آئل کی قیمتوں میں کافی اضافہ دیکھا گیا۔ سویا بین اور مکئی کی قیمتوں میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور جنوبی امریکہ میں نسبتاً کم پیداوار کی وجہ سے اضافہ ہوا جبکہ گندم کی قیمتوں میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپی یونین میں فصل کی کمزور کارکردگی اور روس کی طرف سے برآمدی ٹیکس متعارف کرائے جانے سے اضافہ ہوا۔ خصوصاً چین کی جانب سے ذخیرہ کرنے کے مقصد کے لیے طلب کے مضبوط حالات نے بھی گندم اور خوراک کی مجموعی قیمتیں بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

اگرچہ ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی مہنگائی قابو میں رہی۔۔۔

اپریل 2020ء سے پہلے طلب کے کمزور حالات اور اجناس کی قیمتوں میں نمایاں کمی سے ترقی یافتہ معیشتوں میں مہنگائی کی شرحیں کم ہو گئیں اور امریکہ، یورپ اور جاپان میں صفر فیصد کے قریب پہنچ گئیں۔ بھرپور تعاون اور امدادی اقدامات کے نتیجے میں معاشی

امکان ہے کہ ترقی پذیر دنیا میں وبا کے پھیلاؤ اور دورانیے سے نمٹنے اور اس کے نتیجے میں معاشی سرگرمی کے معمول پر آنے میں ویکی نیشن پروگرام کی رفتار کلیدی اہمیت کی حامل ہوگی۔ دوسری لہر میں بھارت میں جو تجربہ ہوا وہ کووڈ 19 کے خطرے کی شدت اور خطرہ کم کرنے کے لیے کافی ٹیکے لگائے جانے کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ ترقی یافتہ معیشتیں زری اور مالیاتی اقدامات کے ہمراہ بڑے پیمانے پر ویکی نیشن مہموں کی بنا پر امکان ہے کہ کیلنڈر سال 21ء اور کیلنڈر سال 22ء میں 5.10 فیصد اور 3.60 فیصد کی شرح سے نمو پائیں گی جبکہ ابھرتی ہوئی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں متوقع طور پر 6.70 فیصد اور 5.00 فیصد کی شرح سے نمو پائیں گی (جدول 1.1)۔

جی سی سی ممالک میں بحالی کے روشن امکانات ہیں۔۔۔

خلیج تعاون کونسل (GCC) کے ممالک پاکستان کے لیے ترسیلات زر کا اہم ذریعہ اور اہم تجارتی حلیف ہیں۔ کیلنڈر سال 20ء میں ان ممالک میں جی ڈی پی میں 4.80 فیصد کا سکڑاؤ آیا جس کا سبب تیل کی قیمتوں میں تاریخی کمی کے ساتھ وبا کی وجہ سے پیدا ہونے والا انتشار تھا۔ تاہم ویکی نیشن مہموں کے جلد آغاز کے باعث جی سی سی ممالک میں بحالی کے امکانات مضبوط ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں بحالی، جو بنیادی طور پر ترقی یافتہ معیشتوں اور چین میں بحالی اور اوپیک پلس کی جانب سے پیداوار میں کٹوتی¹³ سے منسوب کی جاتی ہے، کے نتیجے میں امکان ہے کہ وبا کے باعث کیلنڈر سال 21ء اور کیلنڈر سال 22ء میں پیدا ہونے والے بلند مالیاتی اور جاری کھاتے کے خساروں کو قابو میں لانے میں مدد ملے گی (جدول 1.2)۔

جدول 1.2: خلیج تعاون کونسل کی معاشی کارکردگی

2022ء	2021ء	2020ء	2019	2018	
3.80	2.70	-4.80	0.70	1.90	حقیقی جی ڈی پی (سالانہ شرح نمو)
3.80	4.20	-1.30	5.80	8.60	جاری کھاتے کا توازن (جی ڈی پی کا فیصد)
-1.40	-3.00	-9.20	-1.60	-1.60	مالیاتی توازن (جی ڈی پی کا فیصد)
54.8	58.5	41.6	61.5	68.5	تیل کی قیمت (امریکی ڈالر فی بیرل)**
1.90	2.70	1.20	-1.50	2.20	مہنگائی (سالانہ اوسط، فیصد)

ماخذ: علاقائی معاشی صورت حال، مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا، آئی ایم ایف، اپریل 2021ء

** آئی ایم ایف کی پیش گوئیاں

** یو کے برینٹ، دبئی فتح اور ویسٹ ٹیکساس intermediate خام تیل کی قیمتیں۔

اجناس کی قیمتوں میں اپریل 2020ء سے مسلسل اضافے کی

عکاسی ہوئی۔۔۔

فروری سے اپریل 2020ء کے دوران تیل، دھاتوں اور خوراک سمیت اجناس کی قیمتوں

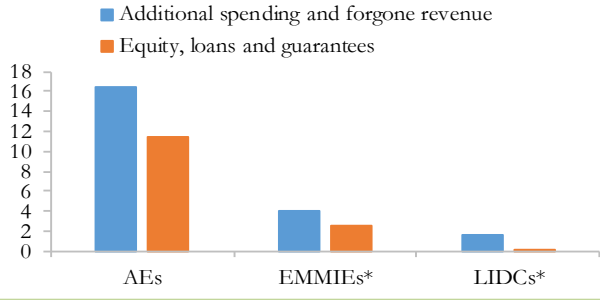
¹³ پیٹرول برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم اور روس۔

¹⁴ برینٹ، دبئی اور ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ کی ماہانہ اوسط۔

ابھرتی معیشتوں (ایک فیصد) اور کم آمدنی والے ترقی پذیر ممالک (0.5 فیصد) کی آبادی کے بہت کم حصے نے ویکی نیشن لگوائی تھی جو ممالک کی آمدنی کی سطح کے لحاظ سے ویکی نیشن کی شرح میں خاصے فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ آئی ایم ایف، ڈبلیو ای او، اپریل 2021ء۔

چارٹ 1.6: کوڈ 19 پر مالیاتی پالیسی رد عمل

(Percent of GDP)



Source: IMF

* EMMIEs: Emerging Markets and Middle-Income Economies
LIDCs: Low-Income Developing Countries

ڈالر تک پہنچ گئی۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے ترقی یافتہ، ابھرتے ہوئے اور کم آمدنی والے

ممالک کے فراہم کردہ امدادی اقدامات بالترتیب 16.42 فیصد، 3.98 فیصد اور 1.62

فیصد تھے (چارٹ 1.6)۔¹⁵

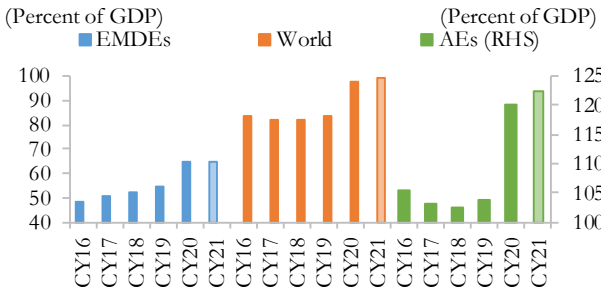
--- جو خسارے اور قرض کی سطح میں اضافے پر منتج ہوئے ---

امدادی اقدامات کی مناسبت سے مالیاتی خسارے اور قرضے کی سطحیں بدتر ہو گئیں۔ لاک

ڈالون کے باعث خسارے میں اضافے اور محاصل کے ضیاع سے پوری دنیا میں سرکاری

قرضہ بہت بڑھ گیا (چارٹ 1.7)۔¹⁶

چارٹ 1.7: ترقی یافتہ اور ابھرتی منڈیوں ترقی پذیر معیشتوں کے سرکاری قرضے



Source: IMF

Note: Data for 2021 represents IMF forecast

ویکسین تک رسائی اور بحالی میں فرق وسط مدت میں متنوع

مالیاتی کارکردگی پر منتج ہو سکتا ہے ---

چونکہ ویکسین کی بنا پر بحالی کے نتیجے میں امدادی اقدامات کی ضرورت نسبتاً کم ہو گئی اس

لیے ترقی یافتہ معیشتوں میں مالیاتی خساروں کے کم ہونے کا امکان ہے۔ نتیجتاً سرکاری

قرض اور جی ڈی پی کا تناسب وسط مدت میں لگ بھگ 121 فیصد پر مستحکم رہنے کا امکان

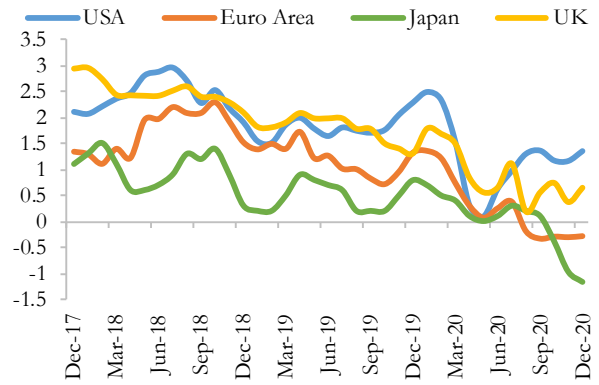
ہے۔ تاہم ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بحالی کے مختلف امکانات کی وجہ سے جس کا سبب

¹⁶ آئی ایم ایف فیکل مانیٹر، اپریل 2021ء۔

سرگرمی کی بحالی کے بعد امریکہ میں مہنگائی میں کچھ بحالی نظر آئی۔ تاہم یورپی یونین اور جاپان میں مہنگائی کی شرحیں منفی اور برطانیہ میں طویل مدتی اوسط سے کم رہی ہیں۔ ابھرتی

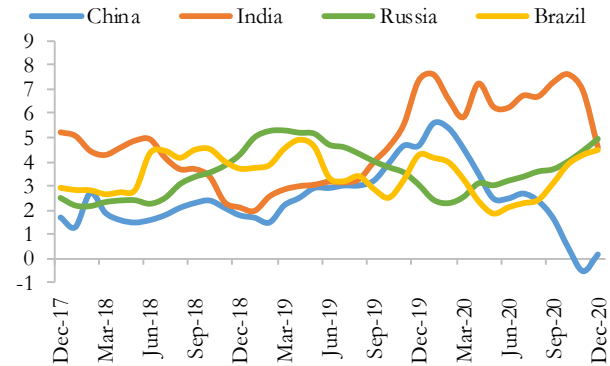
چارٹ 1.5: منتخب ترقی یافتہ ممالک میں مہنگائی

(Percent)



چارٹ 1.5 ب: منتخب ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی

(Percent)



Source: Haver Analytics

ہوئی معیشتوں میں بھی مہنگائی مستحکم رہی ماسوائے چین کے جہاں مہنگائی میں سست روی دیکھی گئی (چارٹ 1.5)۔

ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں

نے اقتصادی نتائج کو قابو کرنے کے لیے بھرپور مخالف گردش مالیاتی

پالیسیاں متعارف کرائیں۔ ---

سخت لاک ڈاؤن کے باعث معاشی نتائج کی شدت کے پیش نظر مالیاتی حکام نے ایک جامع

پالیسی رد عمل فراہم کرنے کی کوشش کی۔ خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں حکام نے

جارحانہ مخالف گردش تو سبھی پالیسیاں اختیار کیں جن میں محاصل میں کمی اور اخراجات

میں اضافے کے اقدامات شامل تھے تاکہ کمزور گھرانوں نیز فرموں، جو اپنی نقد پیدا

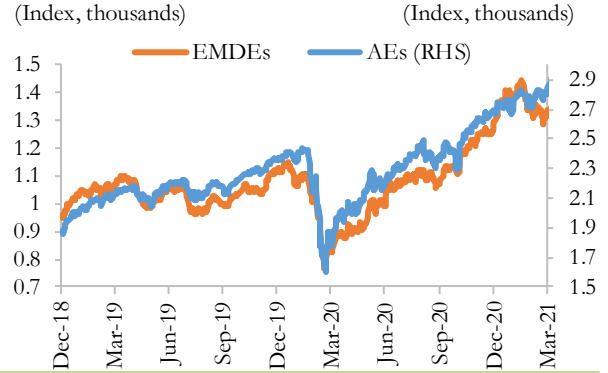
کرنے کی استعداد اور آمدنی کے حوالے سے شدید مشکلات کا شکار تھے، کی مدد کی

جاسکے۔ مارچ 2021ء تک بحران کے عالمی مالیاتی رد عمل کی تخمین شدہ رقم 16 ٹریلین

¹⁵ آئی ایم ایف فیکل مانیٹر، اپریل 2021ء۔

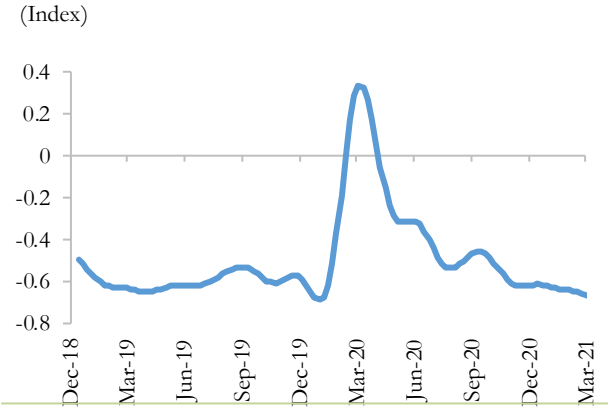
ویسٹمن تک کم رسائی ہے، ان معیشتوں میں قرضے کی سطح میں بتدریج اضافہ ہو سکتا ہے

چارٹ 1.8 الف: ترقی یافتہ اور ابھرتی منڈیوں ترقی پذیر معیشتوں کے سرکاری قرضے



Source: Bloomberg

چارٹ 1.8 ب: مالی حالات کا اشاریہ



Source: fred.stlouisfed.org

اور وہ کیلنڈر سال 20ء کے آخر میں 64.4 فیصد سے بڑھ کر وسط مدت میں 73.2 فیصد ہو سکتا ہے۔¹⁷

بحران کے آغاز پر مالی منڈیوں میں تغیر پذیری دیکھی گئی۔۔۔

مارچ 2020ء سے دنیا بھر میں وائرس سے بڑھتے ہوئے متاثرین کی وجہ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بہت مجروح ہوا جس کے باعث ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مارکیٹیں کریش ہو گئیں (چارٹ 1.8 الف اور ب)۔ مالی حالات کے اشاریے کے مطابق مارکیٹ کے سیالیت کے حالات بہت تیزی سے سخت ہو گئے جس سے مالی استحکام کے بارے میں سنگین خدشات پیدا ہوئے۔ خاص طور پر عالمی سرمایہ کاروں کی خطرے کی طلب میں تبدیلی کے باعث، جو ترقی یافتہ معیشتوں میں موجود مالی

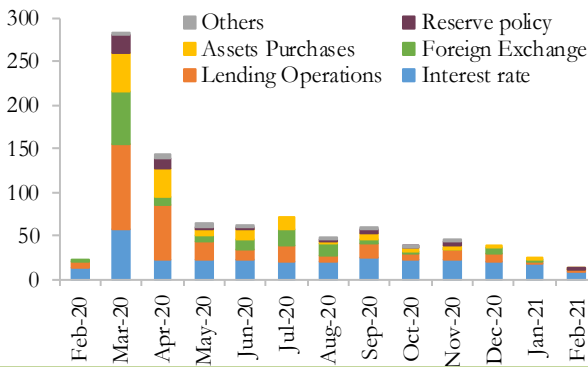
اثاثوں کے حق میں تھی، ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں سے اچانک سرمائے کا بہاؤ شروع ہو گیا۔ محفوظ مقام کی طرف اس فرار کے نتیجے میں مالی حالات سخت ہو گئے اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں پر دباؤ بڑھ گیا۔¹⁸

۔۔۔ بحالی میں معاونت اور مالی استحکام کو تحفظ دینے کے لیے مرکزی بینکوں کو روایتی اور غیر روایتی پالیسی آلات استعمال کرنے پڑے۔۔۔

ایسی غیر یقینی صورت حال میں جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، مرکزی بینکوں نے مالی اداروں کی سیالیت، قرضے کے دباؤ اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کی معاونت کے لیے جارحانہ طور پر روایتی اور پالیسی آلات کو استعمال کیا۔ مرکزی بینک جو پالیسی ٹولز استعمال کرتے ہیں انہیں پانچ عمومی قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے: شرح سود کے اقدامات، قرض گاری، شرح مبادلہ کی کارروائیاں، اثاثوں کی خریداری اور اس میں تغیرات اور نقد محفوظ کی شرائط۔ بحران کے آغاز میں مرکزی بینکوں نے غیر معمولی بے یقینی کی کیفیت کے پیش نظر شرح سود میں کٹوتی کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا کہ مالی نظام رواں رہے۔¹⁹ ان پالیسی ریٹ اقدامات کے ساتھ قرض گاری کی کارروائیاں کی گئیں تاکہ سیالیت کی کمی میں مبتلا گھرانوں اور فرموں کی قرضے کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔ مزید برآں، خصوصاً ابھرتی ہوئی منڈیوں میں شرح مبادلہ پر دباؤ کم کرنے کے لیے زرمبادلہ کی کارروائیاں کی گئیں۔ غیر روایتی آلات سے ملکی سیالیت کی کیفیت کو بہتر بنانے کے لیے ترقی یافتہ معیشتوں میں کثیر تعداد میں اثاثوں کی خریداریاں بھی کی گئیں، گو کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایسی خریداریاں کم کی گئیں (چارٹ 1.9)۔²⁰

چارٹ 1.9: واپار زری پالیسی کارڈ عمل

(No of announcements)



Source: Bank for International settlements (BIS)

Working Paper 934.

²⁰ مارچ 2021ء تک مرکزی بینکوں نے 10 ٹریلین ڈالر مالیت کے اثاثوں کی خریداری کی۔ آئی ایم ایف (2021ء)، عالمی مالی استحکام رپورٹ، اپریل۔

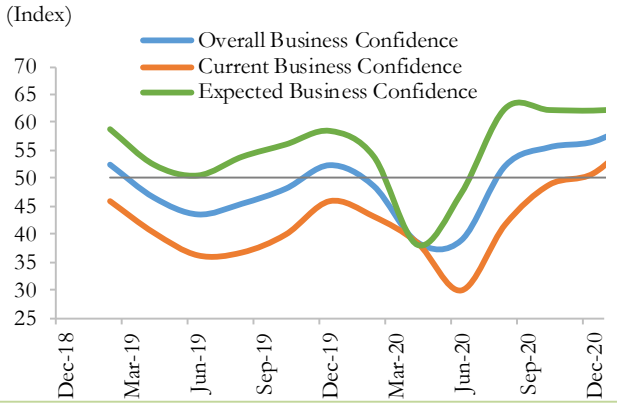
¹⁷ آئی ایم ایف فیکل مانیٹر، اپریل 2021ء۔

¹⁸ آئی ایم ایف فیکل مانیٹر، اپریل 2021ء۔

¹⁹ Carlos Cantú, Paolo Cavallino, Fiorella De Fiore and James Yetman (2021),

"A global database on central banks' monetary responses to Covid-19", BIS

چارٹ 1.11: کاروباری اعتماد کے اشاریے



Source: SBP

ملکی پیش رفتیں

استحکام پروگرام کی فوری کامیابیاں 2020ء کے آغاز پر روشن امکانات کی عکاسی تھیں۔۔۔

ملکی معیشت 2020ء میں ایک ایسی صورت حال میں داخل ہوئی، جب آئی ایم ایف کی توسیع شدہ فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت کیے گئے معاشی استحکام کے اقدامات سے مطلوبہ نتائج ملنا شروع ہو چکے تھے۔ محتاط مالیاتی اور زرعی پالیسیوں، مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ اور کچھ ترجیحی ٹیکس رعایات کے خاتمے نے بڑی حد تک جڑواں خساروں کو قابو میں رکھا۔ ان ابتدائی کامیابیوں نے ملکی کے ساتھ ساتھ بیرونی سرمایہ کاروں کے احساسات کو تقویت دی۔ ملکی کاروباری اداروں کی امید پسندی کی عکاسی کاروباری اعتماد اشاریے میں جولائی 2019ء (چارٹ 1.11) سے مسلسل بہتری سے ہوتی ہے، جبکہ بیرونی سرمایہ کاروں کے اعتماد کا اظہار مقامی کرنسی کے حکومتی قرضہ تسکات میں پورٹ فولیو سرمایہ کاری رقوم کی آمد سے ہوتا ہے۔

لیکن صحت کا عالمی بحران معاشی سرگرمیوں کے بہاری نقصانات پر منتج ہوا۔۔۔

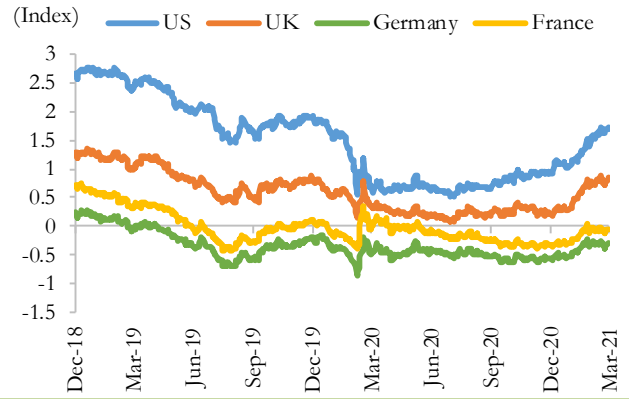
تاہم، 2020ء کے آغاز میں کووڈ 19 کے نتیجے میں آنے والے صحت کے عالمی بحران نے نہ صرف ملکی بلکہ عالمی معیشت کو بھی متاثر کیا۔ پاکستان میں فروری 2020ء کے اختتام پر ابتدائی کیس سامنے آنا شروع ہو چکے تھے، جبکہ مارچ 2020ء میں وبا کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے سخت لاک ڈاؤن نافذ کیے گئے۔ لاک ڈاؤن کی پابندیوں میں بنیادی خدمات کے علاوہ مارکیٹوں اور مینوفیکچرنگ یونٹوں کی بندش، اندرون شہر اور صوبوں کے مابین ٹرانسپورٹ پر پابندی، تعلیمی اداروں کی بندش اور بڑے اجتماعات کی ممانعت شامل ہیں۔ ان پابندیوں کو مئی 2020ء سے بتدریج نرم کیا گیا، اگرچہ ان پابندیوں نے ملک کو وبا کے

²² آئی ایم ایف (2021ء)، عالمی مالی استحکام رپورٹ، اپریل۔

نتیجتاً آسان مالی حالات نے کمزوریوں کو بہتر بنانا شروع کر دیا۔۔۔

تخمینے کے مطابق وبا کے کنٹرول کے اقدامات کا دنیا کی جی ڈی پی کی شرح نمو پر اثر 6.6 فیصدی درجے رہے گا۔²¹ تاہم، اقتصادی سرگرمیوں میں مدد کے لیے توسیعی مالیاتی اور زرعی پالیسیوں کا وافر استعمال انتہائی نرم مالی حالات پر منتج ہوا ہے جس سے متعدد کمزوریوں نے جنم لیا ہے۔ اول، ایکویٹی قیمتیں مسلسل اضافے کے نتیجے میں اپریل 2020ء کے بعد سے ترقی یافتہ معیشتوں میں زیادہ قدر پیمائی کا باعث بنیں۔²² دوم، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں کے درمیان معاشی بحالی میں فرق جو زیادہ ترویکسین کی دستیابی اور کووڈ 19 کے پالیسی رد عمل سے منسوب کیا جاتا ہے، ترقی پذیر ممالک کے لیے گہرے مضمرات رکھتا ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں کی نمو اور مہنگائی کی توقعات میں بہتری طویل مدتی شرح سود میں اضافے کی شکل میں منعکس ہونا شروع ہو گئی ہے (چارٹ 1.10)۔ شرح سود میں یہ اضافہ ترقی پذیر ممالک کے مالی حالات کو سخت کر سکتا ہے۔ آخر میں کمزور معاشی اور آسان مالی حالات کے امتزاج نے ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں کارپوریٹ لیوریج اور خطرے کی سطحوں کو بڑھا دیا ہے۔ غیر یقینی کیفیت میں بینک اور سرمایہ کار کمزور فرموں کو قرضے دینے میں محتاط طرز عمل اختیار کر سکتے ہیں جس سے معاشی بحالی کا عمل طویل تر ہو سکتا ہے۔

چارٹ 1.10: دس سالہ حکومتی بانڈ کی یافتیں



Source: Bloomberg

آگے چل کر عالمی معاشی بحالی کا دارومدار وبا، مالی صورت حال اور اجناس کی قیمتوں سے متعلق بعض عوامل پر ہو گا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وبا کو محدود کرنے کے نتائج، ویکی نیشن تک عالمی رسائی اور کووڈ 19 کے طبی علاج میں پیش رفت اور وبا کی نئی اقسام کے خلاف موجودہ ویکسینوں کی اثر انگیزی سے بحالی کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔

²¹ 2020ء میں عالمی جی ڈی پی کی تخمین شدہ نمو 3.3 فیصد ہے۔ اعانتی اقدامات کی عدم موجودگی میں پیداوار میں سکوڑا تین گنا بڑھ سکتا تھا۔ آئی ایم ایف، ڈبلیو ای او، اپریل 2021ء۔

	2017ء	2018ء	2019ء	2020ء
حقیقی شعبہ				
حقیقی جی ڈی پی نمو (مالی سال)	5.22	5.53	2.08	(0.47)
ایل ایس ایم کی نمو (سال بسال اوسط)	7.10	1.32	(2.62)	(4.58)
مہنگائی (سال بسال اوسط)	5.04	5.32	9.35	9.53
بیرونی شعبہ				
ایل ایس بیٹیک کے ذخائر (آخر مدت)	14.11	7.20	11.34	13.42
جاری کھاتے کا توازن	(16.18)	(18.86)	(8.56)	0.25
برآمدات (اشیا)	21.51	23.42	23.30	21.98
درآمدات (اشیا)	57.31	60.05	50.01	45.81
تجارتی توازن	(35.80)	(36.64)	(26.70)	(23.83)
ترسیلات زر	19.71	21.04	22.12	25.96
پاکستانی روپے / امریکی ڈالر کی شرح (سالانہ اوسط)	105.45	121.73	150.04	161.87
مالیاتی شعبہ				
مالیاتی خسارہ (مخاطبی ڈی پی فیصد، مالی سال)	(5.84)	(6.53)	(9.07)	(8.09)
محصولات میں مجموعی نمو	20.26	(3.01)	12.28	10.09
مجموعی اخراجات کی نمو	17.00	6.05	18.90	9.43
زری شعبہ				
نئی شے کے قرضوں میں نمو (سال بسال اوسط)	16.12	16.76	12.08	3.88
حکومت کی بیرونی قرض گیری	8.60	10.04	11.78	14.19
جدولی بینکوں سے قرض گیری	6.25	5.17	5.83	8.23
اسٹیٹ بینک قرض گیری	2.35	4.87	5.95	5.95

* تمام ڈیٹا کیلنڈر سال پر مبنی ہے، بصورت دیگر بیان نہ کیا جائے۔

ماخذ: وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان

وسیع پیمانے پر پھیلاؤ سے محفوظ رکھا لیکن معاشی سرگرمی کے نقصان کے لحاظ سے یہ ہنگامی ثابت ہوئی۔ ٹرانسپورٹ، تجارت، مینوفیکچرنگ، تعلیم اور مہمان نوازی خدمات کے شعبے شدید متاثر ہوئے اور مالی سال 20ء میں مجموعی معیشت میں 0.47 فیصد سکڑاؤ پر منتج ہوئے (جدول 1.3)۔ اپریل 2020ء میں بحران کے بلند ترین سطح پر پہنچنے سے بڑے پیمانے کی ایشیائی (ایل ایس ایم) میں سال بسال بنیادوں پر 41.90 فیصد کی بھاری کمی ہوئی۔ شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر بھی عارضی طور پر دباؤ میں آگئے کیونکہ بیرونی سرمایہ کاروں نے محفوظ مقامات کا رخ کر کے اپنی جزدانی سرمایہ کاریوں کو دوبارہ متوازن بنایا۔

معاشی استحکام پروگرام کی ابتدائی کامیابیوں نے بحران پر ایک دانشمندانہ، فعال اور جامع ردعمل کا موقع فراہم کیا۔۔۔

معاشی استحکام پروگرام کی ابتدائی کامیابیوں کی فراہم کردہ پالیسی گنجائش نے حکومت

اور اسٹیٹ بینک کو اس قابل بنادیا کہ وہ ریلیف کے ایک ایسے ایجنڈے پر عمل پیرا ہو سکے جو وبا کے معاشی اثرات کی وسعت سے ہم آہنگ ہو۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے وبا پر مبنی کساد بازاری کو محدود کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ مثلاً، معاشرے کے سب سے کمزور طبقات کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 16.9 ملین گھرانوں کو 12,000 روپے کی یکبارگی ہنگامی نقد رقم فراہم کی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے اقدامات میں یکجائی پر مبنی زری پالیسی مؤقف میں تبدیلی، صحت کے شعبے کو وبا سے نمٹنے کے لیے اعانت کی فراہمی، سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے کاروباری اداروں کو رعایتی قرضوں کی فراہمی (ٹی ای آر ایف) اور ملازمت کے نقصانات سے تحفظ (روزگار اسکیم) اور بینکوں کے وبا کے باعث دباؤ میں قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ میں سہولت دینے کے لیے محتاطیہ ضوابط کو عملیت پسند بنانا شامل ہیں۔²³ اسٹیٹ بینک کے ان اقدامات کا 2020ء کے اختتام تک مجموعی تخمین شدہ اثر تقریباً جی ڈی پی کے 5 فیصد تک تھا۔ ریپڈ فنڈنگ انسٹرومنٹ کی مد میں اپریل 2020ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے 1.39 ارب ڈالر مالیت کی براہ راست فنڈنگ کے بروقت موصول ہونے سے بھی بیرونی کھاتے اور شرح مبادلہ کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی۔

۔۔۔ جس سے بیرونی اور مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد ملی جبکہ معاشی سرگرمی کی مضبوط بحالی ہوئی۔۔۔

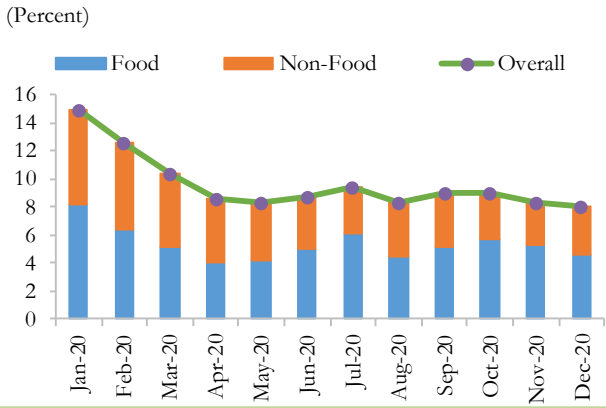
ریلیف کے اچھے برہدف اقدامات اور محتاط انداز میں لاک ڈاؤن (اسٹارٹ) لگانے کے نتیجے میں ملکی معیشت کو ڈھلے پہلے حاصل شدہ استحکام کے فوائد کو کھوئے بغیر وبا کے حالات سے گزرنے میں کامیاب رہی۔ ایل ایس ایم کے اشاریے 2020ء کی دوسری ششماہی میں لاک ڈاؤن کے مرحلہ وار خاتمے کے ساتھ معاشی سرگرمی کی بحالی کے عکاس تھے (چارٹ 1.12)۔ کاروباری اعتماد کا اشاریہ بھی جون 2020ء سے

چارٹ 1.12: 2020ء میں ایل ایس ایم کی سال بسال نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

چارٹ 1.14: مجموعی غذائی وغیر غذائی قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

(1.14)۔ مثلاً، جنوری 2020ء میں عمومی اور قومی غذائی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی شرحیں بالترتیب بڑھ کر 14.57 فیصد اور 23.68 فیصد تک پہنچ گئیں۔ 2020ء ابتدائی مہینوں میں غذائی مہنگائی میں خاصے اضافے کی وجوہات یہ تھیں: (i) ایشیائی رسد میں قفل، (ii) مالی سال 20ء میں چینی، سگریٹ، خوردنی تیل اور گھی کے شعبوں کو دی گئی ترجیحی رعایات کا خاتمہ، اور (ii) توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی غذائی ایشیائی قیمتوں پر منتقلی۔ غذائی اجزاء کے علاوہ توانائی کی قیمتوں نے بھی عمومی مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

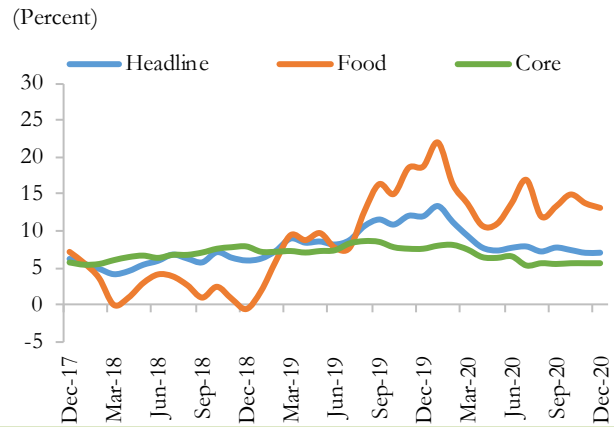
توانائی کی قیمتوں میں اضافے کو جون 2020ء تک ملتوی کرنے، غیر تلف پذیر غذائی اجزاء (گندم اور چینی) کی درآمد، ہموار رسد²⁴ یعنی بنانے کے انتظامی اقدامات اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کی تیل کی ملکی قیمتوں پر منتقلی وہ اہم عوامل تھے جن سے 2020ء کی پہلی سہ ماہی میں مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔ کمزور طلب اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے فاضل پیداوار کی گنجائش کے سبب 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے قومی مہنگائی کچھ سست رفتاری کا شکار ہوئی اور 2020ء کی آخری تین سہ ماہیوں کے دوران شہری اور دیہی مندیوں میں یہ بالترتیب اوسطاً 5.82 فیصد اور 7.96 فیصد رہی (چارٹ 1.13)۔

معاشی نمو کی سست رفتاری کو تقویت دینے، قرض واپس کرنے کی استعداد بہتر بنانے اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے زری پالیسی کی تشکیل نو کی گئی۔۔۔

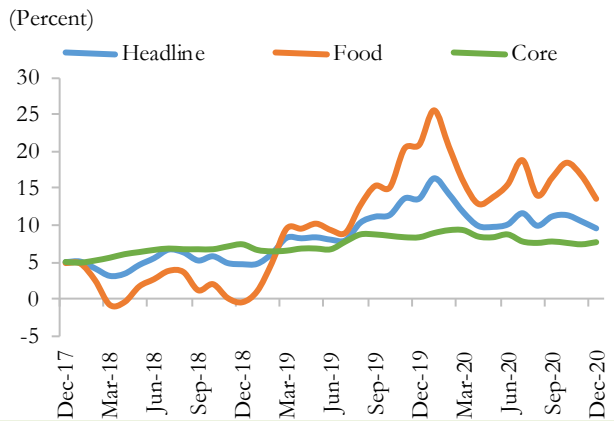
مارچ 2020ء میں جب کووڈ 19 نے ملکی معیشت کو متاثر کیا تو اس وقت پالیسی ٹارگٹ ریٹ 13.25 فیصد تھا۔ زری پالیسی کمیٹی نے مارچ اور جون 2020ء کے دوران منعقد ہونے والے اپنے بعض باقاعدہ اور ہنگامی اجلاسوں میں پالیسی ریٹ میں بتدریج 625 بیس پوائنٹس کمی کی اور اسے 7 فیصد پر لے آئے۔ یہ وزن اوسط قرض گاری کی شرحوں

بڑھ رہا ہے (چارٹ 1.11)۔ مالیاتی خسارہ، کووڈ 19 کی وجہ سے مخالف گردش اخراجات کے باوجود مالی سال 19ء میں جی ڈی پی کے 9.07 فیصد سے گر کر مالی سال 20ء میں جی ڈی پی کے 8.09 فیصد پر آ گیا۔ جاری کھاتے کا توازن قابل ذکر بہتری کا عکاس تھا، جو 2019ء میں 8.56 ارب ڈالر کے خسارے سے بہتری کے ساتھ 2020ء میں 0.25 ارب ڈالر کا فاضل ہو گیا (جدول 1.3)۔ شرح مبادلہ بڑی حد تک مستحکم رہی جبکہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.08 ارب ڈالر کی خالص بہتری کے ساتھ 2020ء کے اختتام پر 13.42 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ ان مثبت پیش رفتوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملکی معیشت کووڈ 19 کے بحران کی پہلی اور دوسری لہروں کا موثر انتظام کرنے میں کامیاب رہی۔

چارٹ 1.13 الف: شہری مہنگائی کے رجحانات



چارٹ 1.13 ب: دیہی مہنگائی کے رجحانات



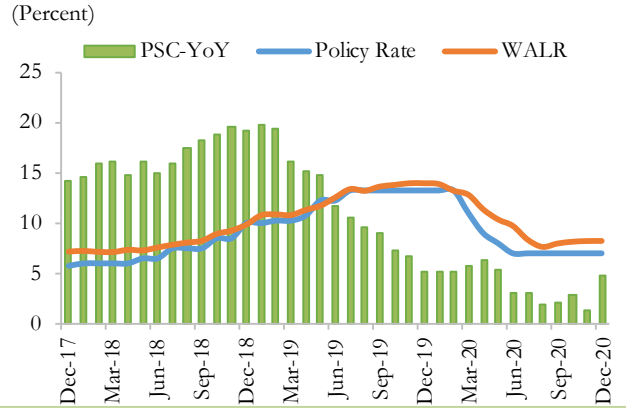
کم مجموعی طلب کے باوجود غذائی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے نے مہنگائی کو بلند سطح پر رکھا۔۔۔

2020ء میں اوسط سال بسال مہنگائی 9.53 فیصد کی سطح پر تھی جو 2019ء کے 9.35 فیصد سے تھوڑی سی زیادہ تھی (جدول 1.3)۔ شہری اور دیہی مندیوں میں غذائی ایشیا کی قیمتیں مہنگائی کے بلند سطح پر رہنے کے پس پردہ اہم عامل ثابت ہوئیں (چارٹ 1.13 اور

<https://www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY20/Complete.pdf>

²⁴ دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2019-20ء:

چارٹ 1.15: شرح سود اور نجی قرضوں میں سست رفتاری



Source: SBP

پرزوری پالیسی کے اثرات کی مناسب منتقلی کے ساتھ دیگر امدادی اقدامات سے نجی شعبے کے قرضوں کا بہاؤ روکنے میں مدد ملی (چارٹ 1.15)۔

--- لیکن قرضہ جاتی عوامل کی وجہ سے نجی شعبے کے قرضوں کی نمو کمزور رہی ---

اگرچہ کووڈ 19 کے بعد شروع کی جانے والی اسٹیٹ بینک کی اسکیموں سے کسی حد تک نجی شعبے کے قرضوں کی نمو کو تقویت ملی، تاہم مجموعی سست رفتاری کارچان جاری رہا، اور اوسط نمو 2019ء کے 12.08 فیصد سے کم ہو کر 3.88 فیصد پر آگئی۔ نجی شعبے کے قرضوں میں خاصی سست رفتاری کی وضاحت ان عوامل سے کی جاسکتی ہے۔ پہلا، 2020ء کے آغاز میں جاری استحکام پروگرام کے تناظر میں سخت زری اور مالیاتی حالات نجی شعبے کے قرضوں کی طلب میں کمی کا باعث بنے۔ دوسرا، لاک ڈاؤن کے سبب پیداوار اور معاشی سرگرمیوں کی بندش نے قرضوں کی طلب پر منفی اثرات مرتب کیے۔ تیسرا، 2020ء کی دوسری ششماہی کے دوران برآمدات میں اضافہ اور سیلز ٹیکس ری فنڈز کی بلند شرح خصوصاً ٹیکسٹائل فرموں کی سیالیت کی بہتر پوزیشن نے اضافی قرض گیری کی طلب کو محدود کر دیا۔ آخر میں کووڈ 19 کی نئی لہروں اور نئی اقسام پھیلنے کے سبب بے یقینی ممکنہ

طور پر فرموں کی جانب سے خطرے سے گریز کے رویے پر منتج ہوئی۔

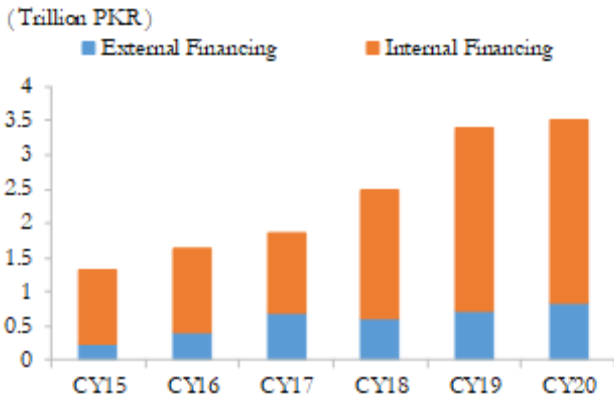
--- اور قرضہ جاتی رسد کے عوامل

2019ء کے مقابلے میں 3.22 فیصد اضافے کے ساتھ 2020ء میں حکومت کا بجٹ خسارہ 3.52 ٹریلین روپے درج کیا گیا۔ بیرونی قرضوں کے ناموافق حالات کے سبب بجٹ خسارے کے بڑے حصے (76.24 فیصد، 2.68 ٹریلین روپے) کی فنانسنگ اندرونی ذرائع سے کی گئی۔ اندرونی قرضوں کے آمیزے کا بھاری جھکاؤ بینکاری (مجموعی اندرونی قرضوں کا 91.31 فیصد) کے شعبے کی جانب تھا۔ بے یقینی کی بلند سطح اور حکومت کی میزانی ضروریات کے حالات میں بینکوں نے اپنی سیالیت کے ایک اہم حصے کو ٹریڈری سیکورٹیز کے لیے مختص کیا (چارٹ 1.16 اور 1.17)۔ بینکوں کا خطرے سے گریز پر مبنی رویہ سرمایہ کاریوں میں اضافے اور مجموعی اثاثوں کے مقابلے میں قرضوں کے حصے میں کمی سے بھی نمایاں تھا (چارٹ 1.18)۔ مزید برآں، اپنے قرضوں کے جزدانوں میں بینکوں نے بہتر قرضہ جاتی ساکھ کے حامل قرض گیروں کو ترجیح دی۔ سرمایہ کاریوں میں اضافے کا بڑا حصہ (90 فیصد) حکومتی تمسکات کے لیے مختص (تفصیلات کے لیے بینکاری شعبے کی کارکردگی پر باب 03 ملاحظہ فرمائیے) کیا گیا۔

لیکن بینکاری کے شعبے کی نفع یابی اور لچکداری میں بہتری آ گئی ---

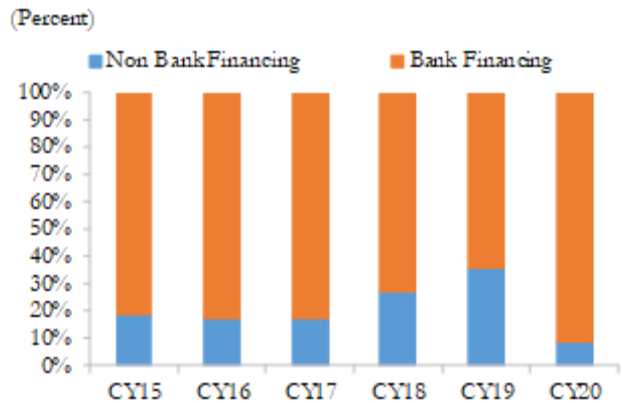
بینکاری کے شعبے کی نفع یابی میں خاصا اضافہ ہو گیا، کیونکہ بعد از ٹیکس منافع 2019ء کے 171 ارب روپے سے بڑھ کر 2020ء میں 244 ارب روپے تک پہنچ گیا جو اس میں 42.92 فیصد کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے (چارٹ 1.19)۔ منافع میں نمایاں اضافے کا سبب زری پالیسی میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے، جو متغیر شرح قرضوں کے حوالے سے ڈپازٹس کے نرخوں کے قدرے جلد تعین اور تمسکات کی فروخت پر باز قدر پیمائی کے اچھے فوائد پر منتج ہوا۔ نفع یابی میں اضافے کا نتیجہ شرح کفایت سرمایہ میں نمایاں بہتری کی صورت میں نکلا، جو 2019ء کے اختتام کے 17.00 فیصد سے بڑھ کر 2020ء کے اختتام

چارٹ 1.16: بجٹ خسارے کی فنانسنگ



Source: MoF

چارٹ 1.17: اندرونی قرضوں کی دو حصوں میں تقسیم

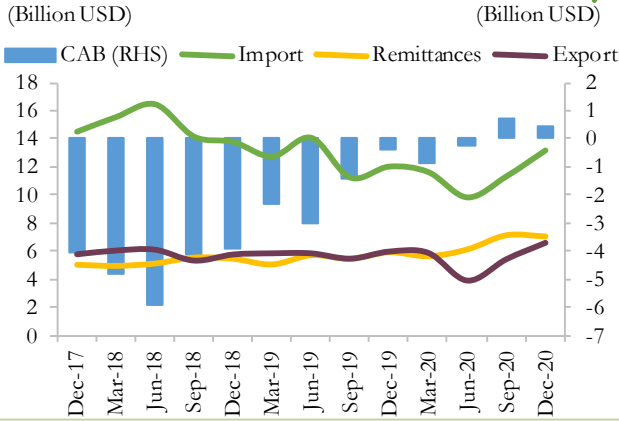


Source: MoF

ترسیلات زر نے جاری کھاتے کی اعانت میں کلیدی کردار ادا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔۔۔

2020ء کے دوران ترسیلات زر میں 17.35 فیصد نمو ہوئی۔ ترسیلات زر کی اس مضبوط کارکردگی نے کووڈ 19 کے سبب برآمدات کے نقصان کی تلافی کر دی، اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلا، فضائی سفر پر پابندیوں نے سرحد پار قوم کی منتقلی کے غیر قانونی ذرائع کو محدود کر دیا اور بالواسطہ طور پر باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کے بہاؤ کو فروغ دیا۔ دوسرا، مغربی ممالک اور مشرق وسطیٰ میں مالیاتی اور زرعی اعانت کے اقدامات نے تارکین وطن کی آمدنی کو بڑھادیا، جو ترسیلات زر میں اضافے پر منتج ہوا۔ آخر میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے ترسیلات زر کو بڑھانے کے حوالے سے ٹیلی گرافک ٹرانسفر کی شرح کو دگن کرنے، سطح پر مبنی نظام متعارف کرانے، رقوم کی آمد کی ڈیجیٹائزیشن اور وہولڈنگ ٹیکس سے استثنیٰ نے بھی ترسیلات زر کو فروغ دیا۔

چارٹ 1.20: جاری کھاتے کا توازن



Source: SBP

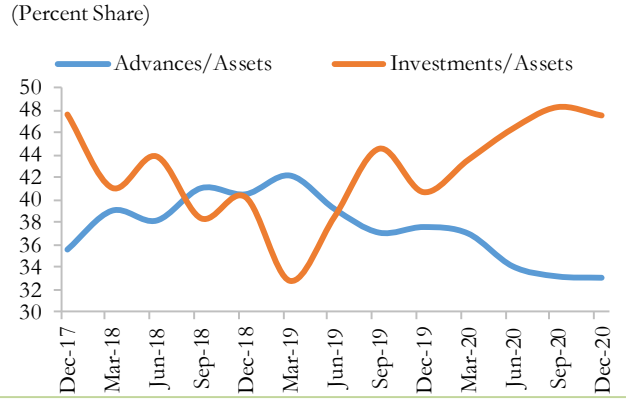
۔۔۔ اور برآمدات میں صحت مند بحالی ہوئی۔۔۔

2020ء کے آغاز میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کو اختیار کرنے کی بدولت برآمدات کو خاصا فائدہ پہنچا تھا، لیکن 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیادوں پر ان میں 31.7 فیصد کمی ہو گئی کیونکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے دنیا بھر میں طلب کمزور ہو گئی تھی۔ تاہم 2020ء کی دوسری ششماہی میں 10.56 فیصد کمی کے ساتھ برآمدات میں مضبوط بحالی ہوئی۔ کووڈ 19 کے بحران کی پہلی لہر کے بعد جلد بحالی کو صنعت کی اعانت کے لیے حکومت کی سازگار پالیسیوں سے منسوب کیا گیا۔

جاری کھاتے اور بیرونی قرضوں میں بہتری سے زرمبادلہ اور ذخائر میں بہتری آگئی۔۔۔

جاری کھاتے میں مثبت بہتری، ریپڈ فنانشنگ انسٹرومنٹ سمیت کثیر طرفہ اور کمرشل قرضوں کی دستیابی، اور جی 20 کی قرضہ سروس کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی)

چارٹ 1.18: بینکاری کے شعبے کے اثاثوں کا آمیزہ



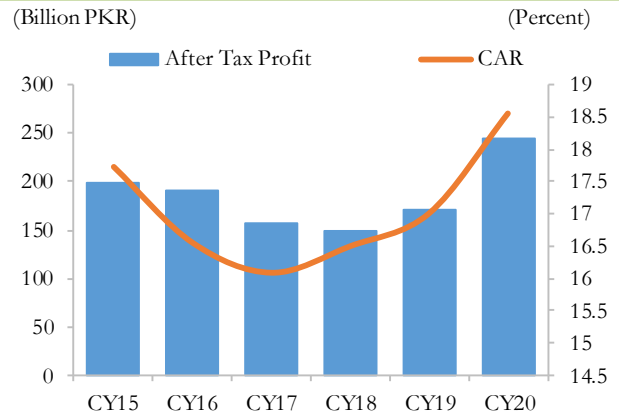
Source: SBP

پر 18.55 فیصد تک پہنچ گیا (چارٹ 1.19)۔

جاری کھاتے کا توازن 2003ء کے بعد فاضل ہو گیا۔۔۔

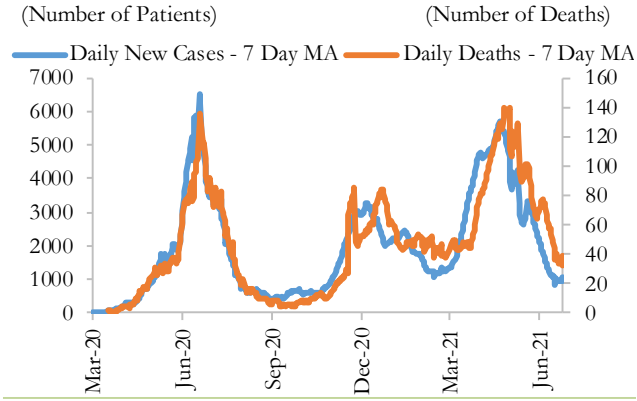
جاری کھاتے کا توازن (پورے سال کی بنیاد پر) 2020ء میں 2003ء کے بعد پہلی مرتبہ فاضل ہو گیا، جسے کمزور درآمدات، ترسیلات زر کے بڑھنے، اور کووڈ 19 کے دھچکے کے بعد برآمدات کی مضبوط بحالی سے منسوب کیا جاسکتا ہے (چارٹ 1.20)۔ 2020ء کے دوران درآمدات میں خاصی کمی (9.4 فیصد) کا سبب معاشی استحکام کی پالیسیاں، جنہیں کووڈ 19 سے قبل کامیابی کے ساتھ نافذ کیا گیا، لاک ڈاؤن کے دوران کم ملکی طلب اور تیل کی تاریخی لحاظ سے کم ترین قیمتوں سے تقویت ملی۔ اگرچہ 2020ء میں درآمدات سکڑ گئیں تاہم 2020ء کی دوسری ششماہی میں یہ رجحان بدل گیا، جسے معاشی سرگرمیوں کے کھلنے کے بعد ملکی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، کپاس کی فصل کی کمزور کارکردگی اور ملکی مارکیٹ میں گندم اور چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے ان اجناس کی درآمدات کی ضرورت کو بڑھا دیا تھا۔

چارٹ 1.19: بینکاری شعبے کا منافع اور پیکداری



Source: SBP

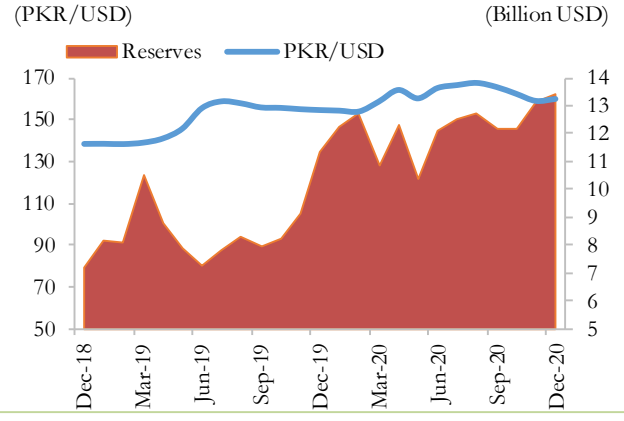
چارٹ 1.22: شرح مبادلہ اور ذخائر



Source: ourworldindata.org

کے مقابلے میں قابو میں تھا (چارٹ 1.22)۔ دوسرا، وائرس کی نئی اقسام کے نمودار ہونے کے باوجود کووڈ 19 کی ویکسی نیشن کے پروگرام جانیں بچا رہے ہیں اور ان سے دنیا بھر میں معاشی بحالی کو تقویت مل رہی ہے۔ تاہم، ویکسی نیشن کے ملک گیر پروگرام میں کسی بھی قسم کی کوتاہی سے وبا کی مدت میں توسیع معاشی بحالی پر دباؤ بڑھا سکتی ہے۔ تیسرا، ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کے معمول پر آنے کا نتیجہ قرضوں کی لاگت میں اضافے کی صورت میں نکلا (چارٹ 1.10)۔ چوتھا، اجناس کی قیمتوں کی منتقلی اور مجموعی ملکی طلب کی بحالی درآمدی بل میں اضافے اور اس کے نتیجے میں جاری کھاتے کے توازن میں بگاڑ پر منتج ہو سکتی ہے۔ آخر میں آئی ایم ایف کی توسیع شدہ فنڈ سہولت کی بحالی، اور وبا کی ابھرتی ہوئی صورت حال میں استحکام اور نمو کے درمیان درست توازن برقرار رکھنا ملکی معاشی کارکردگی اور مالی استحکام کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

چارٹ 1.21: شرح مبادلہ اور ذخائر



Source: SBP

25 کے ذریعے بیرونی قرض کی ری شیڈولنگ کی بدولت اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.08 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ 2020ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات میں معمولی کمی ہوئی جو مارکیٹ کے تحریکات سے ہم آہنگ تھی، اور دوسری ششماہی میں بیرونی محاذ پر صورت حال میں بہتری کے سبب یہ مساوات بحال ہو گئی۔ خصوصاً، پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ کی قدر میں جون 2020ء تا دسمبر 2020ء تک 3.18 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ دسمبر 2020ء تا اپریل 2021ء میں اس کی قدر میں مزید 4.43 فیصد اضافہ ہو گیا (چارٹ 1.21)۔

آگے چل کر ملکی معیشت کی سمت کا دارومدار وبا کے نتائج پر ہے۔۔۔

آگے چل کر ملکی معاشی کارکردگی کا دارومدار متعدد عوامل پر ہے۔ پہلا، پاکستان وبا کی پہلی اور دوسری لہروں سے قدرے محفوظ رہا، کیونکہ بیماری کا پھیلاؤ قلیل مدتی اور کئی ممالک